١١٥٢ع
١٢٢٤ع

(۷۸۶) (جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں)

اَدبِ اُردو کا بہترین شاہ کار

تہذیبِ المجالس

تصنیف

حضرت علامہ ابو البیان آزاد
ایڈیٹر رسالہ تیغ دہلی

جس کو

شیخ رضی الدین قریشی نے بعد خذِ حقوقِ اشاعت دائمی

ادریس المطابع دہلی میں چھپوا کر

دفتر شاندار بک ڈپو دہلی سے شائع کیا

قیمت دس آنے   باراول

علمِ مجلسی پر ایک نرالی کتاب پڑھیے

درسِ ادب مین ایسی مفید کتاب ابتک نہین چھپی

اس پُر آشوب زمانہ مین جبکہ ہندوستانی تہذیب و تمدن کے پرخچے مغربیت نے اُڑا دیے ہین۔ آدابِ اخلاق تہذیب و تعظیم کی تعلیم نام تک کو باقی نہیں رہی۔ اور یہ نئی تانتی بزرگوں کا ادب۔ گفتگو کرنیکا سلیقہ۔ نشست و برخاست کے قواعد اور آدابِ طعام سے قطعی ناآشنا ہے۔ تو ضرورت تھی۔ کہ ادب اُردو کی اس کمی کو پورا کیا جائے۔ اور علم مجلسی پر ایسی جامع کتاب طبع ہو جسکے مفید و کارآمد ہونے مین کسی کو کلام نہ ہو۔ چنانچہ یہ ملحوظ نظر رکھتے ہوئے نہایت محنت و جانفشانی کیساتھ یہ ذخیرہ مہیا کیا جسکا نام

”تہذیب المجالس“

رکھا۔ نیز یقین ہے کہ ایسی مفید کتاب ابتک شائع نہین ہوئی۔ فہرستِ عنوانات ہی سے آپ کو علم ہو جائیگا۔ کہ اس کتاب مین کیا کیا ہے۔ اور نیز کتنی پُر از معلومات کتاب ہے اسکے مصنف حضرتِ علامہ ابوالبیان آزاد مدظلہٗ ہین جنہوں نے محنتِ شاقہ اور اَن تھک کوششوں کے بعد۔ ملک و قوم کی خدمت کیلئے ایسی نادر و نایاب کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ آپ کی دیگر تصانیف بھی جس زور و شور کیساتھ مقبول ہوئیں اظہر من الشمس ہے۔ یہ کتاب بھی ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہے۔ ضرورتمند اصحاب جلد توجہ کریں۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ صاف و شفاف۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰/) علاوہ محصولڈاک۔

فہرستِ عنوانات مضامین ملاحظہ ہو!

باب ۱

(۱) آداب و تعظیم کا طریقہ
(۲) فرشی سلام
(۳) درباری سلام
(۴) مجلسی سلام
(۵) ملاقاتی سلام
(۶) تکلفانہ سلام
(۷) فکاہتی سلام
(۸) اسلامی سلام
(۹) بمقصد مصافحہ

(۱۱) امراء و حکام سے مصافحہ
(۱۲) پُر تکلف مصافحہ
(۱۳) بے تکلف مصافحہ
(۱۴) غمگین مصافحہ
(۱۵) مزاج پُرسی
(۱۶) دوستوں سے مزاج پُرسی
(۱۷) عزیزوں سے مزاج پُرسی
(۱۸) بزرگوں سے مزاج پُرسی
(۱۹) معانقہ
(۲۰) تعظیم

(۲۲) امراء کی تعظیم
(۲۳) بزرگوں کی تعظیم
(۲۴) آدابِ گفتگو
(۲۵) مسکراہٹ اور خندہ پیشانی
(۲۶) سخت لہجہ کا اثر
(۲۷) چغل خوری بہتان اور جھوٹ
(۲۸) چھ بھینے کا بچ
(۲۹) حکایت
(۳۰) نقد جھوٹ کی نرالی شان
(۳۱) [illegible]

باب ۱

آداب و تعظیم کا طریقہ | دنیا میں انسانیت۔ تہذیب اور ادب اگر کوئی چیز ہے تو اسکا جاننا بھی ضروری ہے۔ چار آدمیوں میں۔ مہذب صورتوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہی کرتا ہے اس جگہ ہر متنفس کا آئینہ نظر آتا ہے۔ بات بات پر توڑ جوڑ۔ علم و اخلاق اور آداب و تہذیب کا خاموش مقابلہ ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جسکی معلومات علمی، آداب و اخلاق وسیع ہیں وہی قابل احترام اور ہر ایک کی آنکھوں کا تارا ہے۔ اور اگر کوئی لغزش ہو گئی نادانی اور بدتمیزی عمل میں آئی تو نگاہوں سے گر گیا۔ دل ہی دلمیں ذلیل و خوار ہوا۔ اس لئے اُسکو آداب مجالس اور قانون تہذیب و تعظیم کے نکتہ نکتہ سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے

فرشی سلام | ہر ایک دربار، ہر ایک محفل، ہر ایک مجلس اپنے اپنے آداب اور طریقوں کے لحاظ سے بالکل جدا اور سب سے الگ ہوتی ہے۔ بادشاہوں کا دربار۔ اُمرا و حکام کی محفل اور بزرگوں کی مجلس اور اُنکے ادب و قاعدے ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں فرشی سلام اکثر امراء و حکام میں کیا جاتا ہے۔ یہ سلام اسقدر جھک کر ہوتا ہے کہ رکوع کی صورت بنجاتی ہے یعنی ہاتھ کو بالکل سیدھا اور چست کر کے تین بار خندہ پیشانی کیساتھ نیچے سے اوپر لایا جاتا ہے مگر جو لوگ ہمرتبہ ہوتے ہیں وہ اپنے لئے کسر شان تصوّر کرتے ہیں اور ایسا ہرگز نہیں کرتے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ اُمراء و حکام اس کے پابند نہیں کہ آپکا سلام لیں یا اُسکا جواب دیں بلکہ اگر جواب دینا مقصود ہے تو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گردن ہلا دیا کرتے ہیں۔

درباری سلام | بادشاہوں اور نوابوں کے دربار میں جانے سے پہلے آپکو چاہیئے کہ کسی درباری آدمی سے ملکر ادب و قاعدہ دریافت کریں میں نے ابھی اوپر ذکر کیا ہے

کہ ہر ایک بادشاہ کے ہاں تعظیم کے طریقے اکثر جدا ہوتے ہیں مثلاً حیدرآباد ہی کو لیجئے کہتے ہیں یہاں سر پر درباری ٹوپی اور کمر میں بکلس کا دستور ہے۔ کسی جگہ سر پر پگڑی اور کمر میں پٹکا یا رومال کا دستور ہے۔ الغرض رواج اور دستور کے مطابق لباس پہنکر جانا ضروری ہے اور داخل ہونے سے پہلے کسی خوش مزاج درباری سے بھی دریافت کرلیا جائے کہ کتنے سلام کئے جائیں اور کسطرح۔ بعض مقامات پر سات تسلیمیں ہوتی ہیں اور کسی جگہ تین ہی کافی ہیں اور کہیں صرف ایک سلام رائج ہے بہر حال اسکا جاننا اشد ضروری ہے کیونکہ کسی دربار میں سلام اسقدر جھک کر لیا جاتا ہے کہ سائل کی پیشانی زمین بوس ہو جاتی ہے اور کہیں رکوع تک جھکتے ہیں اور بعض جگہ معمولی تعظیم کے ساتھ سلام کیا جاتا ہے اسی طرح اکثر نوابوں کے ہاں تین دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازہ پر سلامی ضروری ہے اور بعض جگہ نواب کے روبرو سلامی کا دستور قائم ہے۔ نوابوں اور بادشاہوں کے دربار میں حاضری کے بعد اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے کہ کسی وقت نگاہ اِدھر اُدھر نہ پڑے۔ تمیز اور ادب کے ساتھ نیچی نظر کئے ہوئے دست بستہ کھڑا رہنا چاہیئے۔ اور جب بادشاہ مخاطب ہو تو آواز کان میں آتے ہی تھوڑا سا سر جھکاتے ہوئے نہایت غور و فکر اور ہمہ تن توجہ کیساتھ سننا چاہیئے تاکہ دیکھنے والے کو خیال ہو۔ اگر عرض مدعا مقصود ہے تو اپنے مدعا کے اظہار کیلئے نہایت عمدہ اور مختصر الفاظ جانے سے پہلے چن لیجئے اور پھر اسی طرح دہرایئے

مجلسی سلام کسی جلسہ میں بلا امتیاز چھوٹے بڑے سب حضرات رونق افروز ہیں جگہ کھچا کھچ بھری ہوئی ہے یا خالی ہے بہر صورت آپ تشریف لیگئے تو جاتے ہی ایک نگاہ سب پر ڈالئے اور فوراً بھانپ لیجئے کہ انمیں آپکا جاننے والا کون ہے یا کس سے آپکے تعلقات اچھے ہیں بس اپنے ارادۂ نشست کا رُخ اُس طرف کردیجئے اور جب آپ قریب پہنچ جائیں تو بالعموم حاضرین جلسہ اور بالخصوص احباب کی طرف مخاطب ہو کر ہلکی سی خندہ

جواب دیں بلکہ بہت ممکن ہو کہ اُن میں سے ایک یا دو، تین جواب دیں. بس آپ اسی پر اکتفا کیجئے اور کسی گوشہ میں جو آپ کے مرتبہ سے کسقدر کم ہو خاموشی کے ساتھ بیٹھ جایئے اور اگر لوگ کسی دوسری جگہ بیٹھنے کیلئے اصرار کریں تو ضد نہ کیجئے اور اس جگہ پر جا بیٹھئے

ملاقاتی سلام کسی جلسہ یا راہ میں یا کسی اور مقام پر اگر کسی صاحب کی "جن سے آپکے تعلقات اچھے ہوں" ناگاہ ملجائیں تو فوراً مسکراتے ہوئے سلام کرنا چاہیئے۔ اس کا انتظار نہ کیجئے کہ پہلے وہ سلام کرے یا اُس نے سلام کیوں نہیں کیا۔ سلام کے بعد تعلقات کے اعتبار سے گفتگو کیجئے اور اگر کوئی بزرگ ہستی ہے تو سلام کر کے خاموش رہنا چاہیئے تاوقتیکہ وہ مخاطب نہو۔ خود مصافحہ کرنا یا خواہ مخواہ گفتگو کا آغاز کرنا مناسب نہیں اور اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو تھوڑی دیر خاموش رہ کر نرم لہجہ سے آغاز کیا جائے تاکہ اُن کو ناگوار نہ گذرے ؂

تقاضائی سلام کسی پر کچھ واجب ہے، یا لین دین کا معاملہ ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ مقروض پر اس طریقہ سے تقاضا کروں جس سے نہ تو اسکی تیوری پر بل آئے اور نہ میری زبان سے کوئی تقاضہ کا لفظ نکلے اور وعدہ کی یاددہانی بھی ہوجائے تو لازم ہے کہ جسوقت وہ نظر پڑے تو معمول کے خلاف سلام کیجئے یعنی یا تو اسقدر جھک کر مسکراتے ہوئے اور ایک معنی خیز انداز میں کہ وہ اس خلافِ معمول اندازِ سلام سے بخوبی تاڑ لے کہ یہ تقاضہ ہے اور یا اس طرح روکھا سلام کیجئے کہ اُس کو خیال پیدا ہو لیکن دونوں حالتوں میں پہلے آپ کو سلام کرنا چاہیئے۔ اگر گفتگو کا موقع ملے اور بے تکلفی ہو تو نرم لہجے میں اور خندہ پیشانی کیساتھ گفتگو کیجئے مثلاً ابتو صاحب دیدار بھی نہیں ہوتا" "آپ تو عید کا چاند ہوگئے" ابتو جناب کے درشن بھی نہیں ہوتے" "کہاں رہتے ہیں آپ، ابتو ملاقات ہی نہیں ہوتی" معلوم ہوتا ہے غریبوں کو بھول گئے۔ ان الفاظ کو سنتے ہی غیرت مند پانی پانی ہو جائیگا

شکایتی سلام | کسی صاحب کے طرزِ عمل یا روش کار یا دیگر طریقہ ملت سے آپکو اختلاف ہے اور آپ اُس کے شاکی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی تعلقات بھی قائم ہیں۔ صاحب سلامت بھی جاری ہے اور آپ چاہتے یہ ہیں کہ دوسرے کو میرے شاکی ہونیکی خبر ہو جائے تو پہلے آپ سلام کریں یا دوسرے کے سلام کا جواب دیں دونوں صورتوں میں ضروری ہے کہ خلاف معمول انداز سے سلام کیجئے

اسلامی سلام | موجودہ دور میں اسلامی سلام کی جو حالت ہے کسی سے مخفی نہیں عجیب عجیب طریقے سے سلام کئے جاتے ہیں۔ بعض لوگ تو سلام کرنا ناک پر سے مکھی اُڑانا ہی تصور کرتے ہیں نہ "السلام علیکم" نہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،" اور راہ چلتے اگر سلام کیا ہے تو صرف سلام کہکر ہاتھ اُٹھا دیا گیا اس سے زیادہ کہنا کسرِ شان اور غیر ضروری ہے اکثر صرف "ہوں" کہکر سلام کا منشا پورا کر دیتے ہیں اور اسی طرح بعض اصحاب "ہوں" کہنا بھی حماقت تصوّر کرتے ہیں اور گردن جھکا کر سلام کر لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ یہ رواج عام ہے جو صاحب چاہیں غور کر کے آزمالیں۔ اس قسم کے سلام بالکل لغو اور نامناسب ہیں ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کم از کم "السلام علیکم" ضرور کہے:۔

مقصد مصافحہ

سلام کے بعد مصافحہ کا رواج ہے۔ مصافحہ کا مقصد اظہار تعارف، روشناسی اور تپاک ہوتا ہے اور پُرخلوص دوستی اور گہرے تعلقات کی نشانی ہے۔ جس طرح سلام کے مختلف طریقے ہیں اسی طرح مصافحہ بھی علیحدہ علیحدہ شان سے کیا جاتا ہے۔ مراتب و مدارج ملحوظ نظر رکھے جاتے ہیں جو اختصاراً مندرجہ ذیل ہیں

بزرگوں سے مصافحہ | اُن بزرگوں سے جو بلحاظ رشتہ اور بلحاظ عمر آپ سے بڑے ہوں ہمیشہ ڈھیلے ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہیئے۔ شرم آلود نگاہیں نیچی رہنی چاہئیں۔

مصافحہ کرنے کا اتفاق ہو تو نہایت خندہ پیشانی اور گرم جوشی کیساتھ مصافحہ کیجئے اور مصافحہ کرتے ہی اپنے دونوں ہاتھ فوراً سینہ پر رکھتے ہوئے ناف تک لائیے۔ علمائے کرام اور بزرگانِ دین سے عام حضرات کو بھی حصول برکت کے لئے مصافحہ کرنیکا حق حاصل ہے مگر ایک بات کا ضرور خیال رکھا جائے کہ بزرگانِ دین اور علمائے کرام سے ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ حُسنِ عقیدت کے باعث ہاتھوں کو چومتے اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔

اُمراء و حکام سے مصافحہ ان حضرات سے مصافحہ کرنا کوئی مذاق نہیں۔ بہت دیکھ بھال اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اول تو مصافحہ کیلئے ہمرتبہ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ جبتک یہ خود ہاتھ نہ بڑھائیں اپنی جانب سے پیش دستی کرنا مناسب نہیں یا ایسی حرکات کریں جن سے یہ صاف ظاہر ہو کہ وہ آپ سے مصافحہ کرنا چاہتے ہیں اُسوقت آپ مصافحہ کرسکتے ہیں ورنہ اپنی جگہ پر خاموش رہیئے

پُرتکلف مصافحہ ہمرتبہ اور معزز احباب سے مصافحہ کیلئے ہمیشہ ایک ہاتھ بڑھایئے اور خندہ پیشانی کیساتھ مصافحہ کرتے ہوئے تین بار ہاتھ کو جھٹکئے۔ بعض اصحاب مصافحہ کرتے وقت ہاتھ دبایا کرتے ہیں یہ طریقہ انتہائی شرمناک اور بیہودہ ہے آپ ہمیشہ اس سے احتراز کیجئے۔ اصل میں یہ بدتمیزی کی نشانی ہے اگر آپ نے ایسا کیا تو فوراً مخاطب کی نظروں سے گر جائیں گے

بے تکلف مصافحہ اُن لوگوں سے جو آپ کے گہرے دوست ہوں بے تکلف عزیز ہوں، تفریحی مشاغل اور دلچسپ مجالس کے ساتھی ہوں آپ بصد شوق بے تکلفی کے ساتھ مصافحہ کرسکتے ہیں لیکن بے تکلفی میں بھی اس کا لحاظ رکھا جائے کہ کوئی فقرہ ذاتیات پر چوٹ مارتا ہوا نہ کہا جائے کہ جس سے باہمی رنجش اور دلی اختلاف کا احتمال ہو

پریشان ہیں کسی سے بات کرنیکو بھی جی نہیں چاہتا۔ بولنے سے طبیعت اور پریشان ہوتی ہی۔ اس حالت میں اگر کوئی صاحب آپ سے مصافحہ کرنا چاہیں تو افسردہ خاطری کی مصافحہ کیجئے۔ دلی رنج و الم میں اظہارِ مسرت مناسب نہیں۔ اور کسی مجلس یا جلسہ میں جبکہ محفل آراستہ ہو ہر ایک سے مصافحہ کرنا حماقت ہی۔

مزاج پُرسی

دوستوں سے مزاج پُرسی جب دو مساوی الحال دوست آپس میں ملتے ہیں تو سلام علیک کے بعد سب سے پہلے مزاج پُرسی کیجاتی ہی اور اُس کے مختلف الفاظ ہیں مثلاً مسکراتے ہوئے "مزاج شریف"؟ "کہیئے مزاج بخیر ہی"؟ "مزاج اچھا ہی"؟ "اور سب خیریت سے"؟ اُس کا جواب مخاطب اس طرح دیتا ہی۔ "الحمدللہ"! "جی ہاں اللہ کا شکر ہی"! "آپکی دعا چاہیئے" یا یہ کہ "سب خیریت ہی"! "خدا کا فضل ہی"!

عزیزوں سے مزاج پُرسی اور اگر دوست نہیں کوئی عزیز یا قریبی رشتہ دار ہی تو اُس کے متعلقین کے حالات اور اُن کی خیریت بھی دریافت کیجاتی ہی اور مزاج پرسی کے اختتام پر بڑوں کو سلام اور چھوٹوں کا نام لیکر پیار کہا جاتا ہی۔

بزرگوں سے مزاج پُرسی اس کے علاوہ اگر بزرگ حضرات سے مزاج پُرسی کا اتفاق ہو تو مندرجہ ذیل الفاظ میں مزاج پرسی کیجئے مثلاً "مزاج مقدس" "مزاج مبارک" "مزاج گرامی" اور کہتے وقت شرم آلود نگاہیں نیچی رہنی چاہئیں۔ ہمیشہ خیال رہی کہ بزرگوں، حاکموں اور امیروں کے سامنے نگاہ اُٹھانا بدتمیزی کی علامت ہی

معانقہ کسی مبارک تہوار یا کسی قابل قدر خوشی کے موقعہ پر یا بچھڑے دوستوں کی ملاقات پر معانقہ ہوتا ہی یعنی آپس میں ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں یہ خلوص اور اظہار محبت کی نشانی ہی اس سے ہمدردی اور انسیت پیدا ہوتی ہی۔

تعظیم

بادشاہ کی تعظیم | بعض لوگ حسنِ عقیدت اور ادب کو مدِّنظر رکھتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں۔ اکثر اصحاب سجدہ تو نہیں کرتے مگر بیٹھے ہوتے ہیں تو دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں نظریں نیچی کر لیتے ہیں۔ بادشاہ کوئی معمولی ہستی نہیں ہے۔ کوئی خواہ کتنا ہی مغرور کیوں نہو لیکن بادشاہ کی آمد پر تعظیماً کھڑا ہونا اور جھک کر سلام کرنا اشد ضروری ہے۔ بعض نادان لوگ نواب یا بادشاہ کے راہ چلتے یا بات کرتے میں دائیں جانب ہو جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ بادشاہ یا نواب کی دائیں جانب کبھی نہ ہونا چاہیئے۔ یاد رکھیئے ہمیشہ بادشاہ کی دائیں جانب یا تو ہمرتبہ ہوگا یا اُستاد ہوگا یا وزیر ہوگا۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ چلتے ہوئے بات کر رہے ہیں تو بائیں جانب نواب سے کم از کم ایک قدم پیچھے چلیئے۔ بازو بہ بازو چلنا بھی خلاف تہذیب ہے۔

امراء کی تعظیم | تعلیم یافتہ اور مہذب طبقہ میں یہ دستور ہے کہ جب کسی واجب التّعظیم شخص کو آتے ہوئے دیکھتے ہیں تو فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں اور جبتک وہ نہیں بیٹھتا خود بھی نہیں بیٹھتے۔ بعض بدتمیز اور نادان حضرات تعظیماً کھڑے تو ہو جاتے ہیں لیکن واجب التّعظیم شخص کے بیٹھنے سے پیشتر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی طرح یاد رکھیئے جسوقت وہ کھڑا ہو فوراً ہی آپ کو کھڑا ہونا چاہیئے۔

بزرگوں کی تعظیم | اسی طرح بزرگوں کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ اپنا اپنا مزاج ہے بعض لوگ نیم قد کھڑے ہوتے ہیں اور اکثر اصحاب بہت کم اُٹھتے ہیں لیکن قوانین تعظیم اس کی اجازت نہیں دیتا اگر کوئی شخص واقعی قابل تعظیم ہے تو لازم ہے کہ آپ کھڑے ہو جائیں یہ اُس صورت میں جبکہ آپ تنہا ہوں اور اگر آپ مجلس میں بیٹھے ہیں تو دوسروں کا انتظار کیجئے یعنی اگر سب اُٹھیں تو آپ بھی اُٹھیئے اور اگر کوئی نہ اُٹھے تو کم از کم آپ تو ضرور استقبال کیلئے کسی قدر اُٹھئے تاکہ آنے والے کے دل میں آپکی جگہ ہو جائے۔

آداب گفتگو گفتگو سے محبت اور گفتگو ہی سے نفرت پیدا ہوتی ہی۔ حسن گفتگو اُسے کہتے ہیں کہ مخاطب جس وقت آپ سے جدا ہو تو متاثر ہو کر جدا ہو۔ خوش ہو کر جدا ہو۔ یہ نہیں کہ بدظن ہو کر جائے۔ سننے والا آپ کی گفتگو کو مزا لے لیکر سُنے اور آپ کی بات ختم ہونے سے پیشتر وہ آپکا منہ تکا کرے۔ گفتگو ہی ایک وہ چیز ہے جو سنگدل سے سنگدل کو رام کر لیتی ہے۔ مطیع و تابعدار بنا دیتی ہی۔ اس لئے ضرورت ہی کہ جب آپ بات کی دلہن کو حلق کے محل سے نکالیں تو وہ حُسن معنوی اور دلچسپ الفاظ کے زیور سے آراستہ ہو۔ جن لوگوں کی گفتگو میں کشش ہوتی ہے وہ ہر دلعزیز بنجاتے ہیں اور جدھر جاتے ہیں ہاتھوں چھاؤں رہتی ہے۔ آداب گفتگو بہت ہیں لیکن چند باتوں کا خیال اشد ضروری ہی جو مندرجہ ذیل ہیں۔ اور گفتگو میں مُنہ بنا کر باتیں کرنا۔ ہاتھ پاؤں کو جلد جلد حرکت دینا آنکھیں بند کرنا۔ شکلیں بنانا۔ بولتے وقت تھوک اُڑانا سخت عیب ہی سنجیدہ و متین طبعیتیں اس سے بہت نفرت کرتی ہیں۔

مسکراہٹ اور خندہ پیشانی جس سے بات کیجئے خواہ کتنے ہی غصہ میں کیوں نہ ہوں ہمیشہ مسکرا کر اور کشادہ پیشانی کیساتھ بات کیجئے۔ ہر لفظ مہذب۔ دلچسپ اور ذو معنی ہو۔ ایک پہلو گہرائی لئے ہوئے اور دوسرا پہلو اظہار مدّعا کئے ہوئے۔ کشادہ پیشانی اور خوش طبعی سے بداخلاقی کا اظہار ہرگز نہیں ہو سکتا اور خود آپ لوگوں سے بات کر کے دلی مسرت کی عجیب کیفیت محسوس کرینگے۔ یہاں کشادہ پیشانی اور تبسّم سے یہ مراد ہی کہ چہرہ پر غم و غصہ کا اظہار نہو اور چہرہ کچھ ایسا بنایا جائے کہ جس سے مخاطب یہ جان لے کہ ہاں یہ شخص مجھسے مل کر خوش ہوا اور اسکو دلی مسرت حاصل ہوئی یہ مطلب نہیں کہ بات بات پر آپ دانت پھاڑیں اور لوگ مسخرہ قرار دیکر نظروں سے گرا دیں

سخت لہجہ کا اثر جو لوگ خشک مزاج ہیں اور بات کرتے ہی کاٹ کھانیکو دوڑتے ہیں

دُر ُور کہا جاتا ہی اور اُس شخص کے متعلق غرور و نخوت اور شقاوت قلبی کا گمان کیا جاتا ہے۔ صورت سے نفرت ہو جاتی ہی۔ لوگ بات تو ضرور کرتے ہیں مگر مجبوراً کسی غرض سے ورنہ کوئی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا اور پیٹھ پیچھے اس کے متعلق اچھّے خیالات کا اظہار نہیں ہوتا۔

چُغلخوری۔ بہتان اور جھوٹ اس سے ہمیشہ پرہیز کیجئے۔ کبھی غلطی سے اس کے مرتکب نہ بنئے۔ جن لوگوں کی گفتگو میں یہ تین چیزیں یا ان میں سے کوئی ایک چیز داخل ہوگی وہ دوسرے شخص کو کبھی اپنے متعلق اچھا گمان کرتا ہوا نہ پائیں گے۔ لوگ شکل دیکھتے ہی بھاگیں گے۔ بات کرنے سے پرہیز کرینگے اور اگر غور کیا جائے تو یہ تینوں چیزیں فساد کی بنیاد ہیں تباہی کی جڑ ہیں اور دوسرے یہ کہ جو شخص چغلخوری جھوٹ اور بہتان کا عادی ہوگا اسکی سچی سے سچی بات کو بھی کبھی باور نہیں کیا جائیگا۔

چھ مہینے کا سچ اسی طرح وہ سچ بھی قابل یقین نہیں ہوتا جسکو عقل تسلیم کرنے میں پس و پیش کرے۔ دماغ غور کرنیکے واسطے تیار ہو جائے اور شک و شبہ کی گنجایش ہو آپ یاد رکھئے کسی بات کے یقین کرنے کیلئے سب سے پہلے تو کہنے والے کی صورت و سیرت اور حالات دیکھے جاتے ہیں اور پھر بات کی بلند پروازی پر نظر کیجاتی ہے اس کے بعد عقل کی ترازو پر تولا جاتا ہی۔ پس اگر عقل۔ تجربہ اور مخاطب کی صورت و سیرت اس بات کو منوائے تو وہ بات یقین کرلیجاتی ہی اور اگر عقل تردید کردے یا گفتگو کرنیوالے کی عادات و اطوار پر شک و شبہ ہو تو باور نہیں کیجاتی۔ اس لئے آپ بھی ایسا سچ نہ بولیں جو واقعات کے خلاف ہو اور عقل اُسے ماننے کیلئے ایک لمحہ کیواسطے تیار نہو۔ اس کی مثال یوں سمجھئے۔

حکایت بادشاہ شکار کیلئے نکلا ہی۔ وزیر ساتھ ہے۔ چاروں طرف سبزہ زار ہی آگے آگے بادشاہ اور وزیر پیچھے پیچھے فوج گھوڑوں پر سوار چلی جارہی ہی۔